هفت وار رسالہ:330
WEEKLY BOOKLET:330

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کی ایک قسط بنام

ماں کا پچھتاوا

صفحات 17

- سنّتوں بھرے اجتماع کی فضیلت 03
- کلمۂ طیبہ کب تک نفع دے گا 06
- اسلام کے 8 حصے 07
- گناہ سے نہ روکنا کب گناہ ہے؟ 12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 585 تا 601 سے لیا گیا ہے

ماں کا پچھتاوا

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”ماں کا پچھتاوا“ پڑھ یا سن لے اس کے ماں باپ اس سے راضی ہوں اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرمادے۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو شخص صُبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شَفَاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔“
(الترغیب والترہیب، 1/261، حدیث:29)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خُدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کیسا نازُک دور آگیا ہے کہ آج اکثر والِدَین ”شفقت نُما ہلاکت“ کے ذَرِیعے اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کو تباہی کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں یہاں تک کہ اگر بچّہ اَز خود سُدھرنا چاہے تب بھی اُس کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) کر دی جاتی ہیں، اِس طرح کے والِدَین گویا زبانِ حال سے یہ اِعلان کرتے سنائی دے رہے ہیں: ”ہم جہنّم میں اکیلے کیوں جائیں اپنی اولاد کو بھی ساتھ لیکر جائیں گے (مَعاذَ اللہ)۔“ ایک دَور وہ تھا کہ خوفِ خدا رکھنے والی ماں کی رَحمت بھری گود میں پلنے اور عشقِ مُصطفٰے رکھنے والے باپ کی شفقت کے سائے میں پروان چڑھنے والے بچے مُعاشرے پر ایسے نُقُوش چھوڑتے تھے کہ اُن کی دِلرُبا ادائیں آج بھی ہمارا دل موہ لیتی ہیں، چُنانچہ ایک چار سالہ شہزادہ سیِّد زادہ سرِ بازار

زاروقِطار رورہا تھا، کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرمادیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر شہزادے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دل بیٹھا جارہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ خاطر جمع (یعنی اطمینان) رکھئے بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر شہزادے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چِھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی کھپچیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں، چھِپٹیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابُوجہل اور ابُولَہَب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنّم میں جلانے کیلئے چھِپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار سالہ شہزادہ کون تھا؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹوٹے دلوں کے سہارے اور اہلِ بیتِ اَطہار کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا امام جَعْفَر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ (انیس الواعظین، ص75 بتغیر)

تیری نَسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص246)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: یانُورَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورٌ علیٰ نور (یعنی نور پرنور)۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک نَسل میں تاقیامت جتنے بھی بچّے ہوں گے یعنی ساداتِ کِرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سارے کا سارا گھرانا

www.dawateislami.net

ہی نُور، نُور اور بس نُور ہے۔

نُور اندر نُور باہر گھر کا گھر سب نُور ہے　　آگیا وہ نُور والا جس کا سارا نُور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دینی مُعاملے میں حوصلہ شِکنی کرنے والی ماں کا پچھتاوا

والِدَین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے نیکیوں اور سُنّتوں بھرا دینی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صُحبت کی وجہ سے بِگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو اِس کی بڑی بہن نے بتایا: ایک اسلامی بہن نے اپنے بیٹے کی اِصلاح کیلئے رو رو کر دُعا کا کہا ہے، بے چاری کہہ رہی تھی، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مَدرَسَۃُ المدینہ میں حفظ کیلئے بٹھاتے تو بِٹھا دیا مگر بے چارہ جو سُنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں آکر بیان کر دیتا تو ہم اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِرش اُس کا دل ٹُوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صُحبت میں رہ کر آوارہ ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحبَتِ صَالِح تُرَا صَالِح کُنَد　　صُحبَتِ طَالِح تُرَا طَالِح کُنَد

(یعنی اچھّے کی صحبت تجھے اچھّا بنا دے گی، بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی)

سُنّتوں بھرے اجتماع کی فضیلت

اپنی اولاد کو بھی دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلائیے اور خود بھی حاضری کی سعادت پائیے، اِس طرح کے اجتماعات کی بَرَکات کے بھی کیا کہنے! چُنانچِہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے نہ شُہدا، (مگر) ان کے چہروں کا نُور دیکھنے

www.dawateislami.net

والوں کی نِگاہوں کو خِیرہ (یعنی چکا چوند) کرتا ہوگا۔ انبیا و شُہَدا ان کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں سے کسی صَحابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ پاک کی یاد کرنے کے لئے اِکٹّھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/252، حدیث:2334)

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سِکَنْدر جسے خیر سے مل گیا دینی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص602)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غافِل نوجوان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے دل کو لَرزانے، عشقِ مُصطَفٰے میں روح کو تڑپانے، گناہوں کی عادتیں مِٹانے، نیکیوں کا جذبہ بڑھانے اور اپنے آپ کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رَہتے ہوئے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور نیک اعمال پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے شب و روز گزاریئے۔ آیئے! آپ کا جذبہ بڑھانے کیلئے ایک "مَدَنی بہار" سناؤں، چُنانچہ سرگودھا (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور مہکے مہکے دینی ماحول سے اِکتِسابِ فیض سے قبل جوانی کے نَشے میں مَست آوارہ دوستوں کی صُحبت میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات برباد کر رہے تھے، مُعاشرے میں پایا جانے والا کون سا ایسا گُناہ تھا کہ جس کے اندر وہ مبتلا نہ ہو، لڑکیوں کا پیچھا

www.dawateislami.net

کرنا، ان پر آوازے کَسنا، رات کلب میں اور دن تاش و بِلیرڈ (اِسنوکر کی قسم کا ایک کھیل) کھیلنے میں برباد کر دینا، گھر والوں کے سمجھانے پر زَبان درازی کرنا اس کی عادات بن چکی تھیں۔ زندَگی یوں ہی گناہوں بھری غفلت میں گزر رہی تھی کہ خوش قسمتی سے ایک عاشقِ رسول کی اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے انہیں دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مُشکبار دینی ماحول میسر (مُ۔یَس۔سَر) آگیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے اِنہیں نیکیوں پر عمل کرنے اور گناہوں سے دُور رہنے کا جذبہ مل گیا، اَلحمدُ لِلّٰہ اِنہوں نے چہرے پر داڑھی مبارک سجالی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا، دینی کاموں کا شوق ملا اور دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے دینی رَسائل گلی کوچوں اور گھر گھر جا کر تقسیم کرنے کا بھی ذِہن بنا۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

اس مَدَنی بہار کے ضِمن میں نیکی کی دعوت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ”اِنفِرادی کوشش“ کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! گناہوں میں بد مَست رہنے والا غافِل نوجوان عشقِ رسول میں مَست ہو گیا۔ ہمیں بھی ہر ایک پر انفِرادی کوشش کرتے رہنا چاہئے، کوئی ہماری بات مانے یا نہ مانے ہمارا سمجھانے کا ثواب کہیں نہیں جاتا! ہماری انفِرادی کوشش کی وجہ سے اگر کوئی راہِ راست پر آگیا تو اِن شاءَ اللہ ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ بُری صحبت سے ہمیشہ دُور رہنا چاہئے کہ اس کی وجہ سے آدمی بگڑ جاتا اور طرح طرح کے گناہوں میں پڑ جاتا ہے، جبکہ اچّھی صحبت نہایت اچھا پھل لاتی ہے، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 56 صفحات پر مشتمل کتاب، ”اچّھے ماحول کی برکتیں“ صفحہ 18 تا 19 پر ہے: ایک حدیث شریف میں ہے، حضرتِ ابورَزِین رضی اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں

اس چیز کی اصل پر رہبری نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکر کرنے والوں کی مجلس اختیار کرو۔ (شعب الایمان، 6/ 492، حدیث: 9024)

اس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ (ذِکر کرنے والوں کی) مجلس سے مُراد عُلَمائے دین و اولیائے کاملین، صالحین و وَاصِلین (یعنی اللہ پاک کے مُقرَّب بندوں) کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ یہ مجلسیں خواہ مدرَسے (مَد۔رَ۔سے) ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صُوفیائے کِرام کی محفلیں۔ یہ فرمان بہت جامع ہے۔ جس مجلس میں اللہ کا خوف، حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا عشق اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکسیر (یعنی مفید ترین) ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/ 603تا604)

سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَاللہ | تم اپنائے رکھو سدا دینی ماحول
بہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو | نہ عطّاؔر تم چھوڑنا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص604)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کَلِمۂ طیِّبہ نَفع دے گا جب تک۔۔۔۔

حضرتِ اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”(لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ)“ ہمیشہ اپنے کہنے والوں کو نَفع پہنچاتا رہے گا اور ان سے عذاب کو دُور کرتا رہے گا جب تک اس کا حق ہلکا نہ جانیں۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کلمۂ طیِّبہ کے حق کو ہلکا جاننا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یَظْھَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ فَلَا یُنْکَرُ وَلَا یُغَیَّرُ۔ یعنی (”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کے حق کو ہلکا جاننا یہ ہے کہ) اللہ پاک کی نافرمانی والا کام ہوتا دیکھ

www.dawateislami.net

کرنہ اُسے روکا جائے اور نہ ہی اُسے تبدیل کیا جائے۔(الترغیب والترہیب،3/184،حدیث:3538)

اسلام کے 8 حصے

حضرتِ حُذَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصّے ہیں:﴿1﴾اسلام ﴿2﴾نَماز ﴿3﴾زکوٰۃ ﴿4﴾رمضان کا روزہ ﴿5﴾حَجِّ بَیتُ اللہ ﴿6﴾نیکی کا حُکم دینا ﴿7﴾بُرائی سے روکنا اور﴿8﴾اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنا۔اور وہ شخص کامیاب نہیں جس کا کوئی حصّہ نہ ہو۔(شعب الایمان،6/94،حدیث:7585)

دُنیا میں بھی سزا ملے گی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو قوم قدرت کے باوُجُود گُناہ کرنے والے کو اِس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دنیا ہی میں عذاب میں گرِفتار ہو جائے۔ چُنانچہ حضرتِ جَرِیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے:اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کا مُرتَکِب ہو اور قوم کے لوگ باوُجُودِ قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو اللہ پاک اُن کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازِل فرمائے گا۔ (ابوداؤد،4/164،حدیث:4339)

آخرت میں بھی سزا ملے گی

اس حدیثِ پاک کے تحت "مراٰۃ المناجیح" میں ہے: جس قوم یا جماعت میں کچھ لوگ بُرائی کے مُرتَکِب ہوں اور وہ قوم ان کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوُجُود نہ روکے تو وہ بھی عذابِ خُداوندی کے مُستَحِق ہوں گے اور یہ عذاب وہ لوگ مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔ حضرتِ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی (رحمۃُ اللہِ علیہ) فرماتے ہیں کہ برائی کو بدلنے میں کوتاہی کرنا دوسرے جَرائم کے مقابلے میں اِس لحاظ سے منفرد (مُن۔فَ۔رِد) ہے کہ دوسرے گناہوں کی سزا آخِرت میں ملے گی جب کہ اِس کوتاہی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور

www.dawateislami.net

آخِرت کا عذاب اِس کے علاوہ ہو گا۔(مراٰۃ المناجیح،6/507)

آپ کا دِل نہیں لرزتا!

جنَّت کی اَبدی و سَرمَدی نعمتوں کے طلبگار اِسلامی بھائیو! آپ کا دِل نہیں لرزتا؟ آپ پر خوف طاری نہیں ہو جاتا؟ کہ اللہ پاک تو بے نیاز ہے، اُسے پرواہ ہی کب ہے کہ لوگ اُسے سجدہ کریں ہی کریں، یقیناً اگر ساری کی ساری مخلوق بھی اُس کی بارگاہ میں جُھک جائے، تب بھی اُس کی ذات پر کسی کا کوئی اِحسان نہیں۔ ہمیں اُس کی بے نیازی اور خُفْیہ تَدْبیر سے ڈرنا اور اُس کی گرِفْت سے پناہ مانگنی چاہیے، آخِر دنیا میں کب تک گُل چھرّے اُڑائیں گے! یاد رکھئے! ایک نہ ایک دن سب کو مرنا پڑے گا، اندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

اَلْمَوتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا اَلْمَوتُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا

یعنی موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر جاندار نے گزرنا ہے اور موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر شخص نے پینا ہے۔

جی لگانے کی جا نہیں دنیا کس کو حاصِل دَوام ہوتا ہے

مُردے کی بے بَسی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اُس وقت کیسی بے کَسی ہو گی جب روح جسم سے جُدا ہو چُکی ہو گی، اُس دم کس قَدَر بے بَسی کا عالَم ہو گا جب بیش قیمت کپڑے بدن سے اُتارے جارہے ہوں گے، غَسّال نہلا رہا ہو گا، لٹّھے کا کفن پہنایا جارہا ہو گا، کیسی حسرت کی گھڑی ہو گی جب جنازہ اُٹھایا جارہا ہو گا، ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سَنوارنے کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطِر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوُجود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے،

خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رخصت ہونا پڑ رہا ہو گا۔ آہ! قیمتی لباس کھُونٹی پر ٹنگا رہ جائے گا، کار ہوئی تو گیراج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کُود کے آلات، عیش وطَرَب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال و سامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔ اُس وقت مُردے کی بے بسی اِنتہا کو پہنچ گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارِضی خوشیوں سے مسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں مُنتَقِل کرنے کیلئے اُس کے ناز اٹھانے والے اُس کو کندھوں پر لاد کر سُوئے قبرِستان چل پڑیں گے۔

عالَمِ انقلاب ہے دُنیا　　چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے　　نہیں اچھی، خراب ہے دُنیا

قبر کی دِل ہلا دینے والی نیکی کی دعوت

حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قَبْر کے پاس بیٹھ کر غور و فکر میں ڈوب گئے، کسی نے عرض کی: یا امیرَ الْمُؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قَبْر نے مجھے پُکار کر بلایا اور بولی: اے عُمَر بن عبدُ العزیز (رضی اللہ عنہ) مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قَبْر سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اس کا کفن پھاڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اس کا گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی: ”ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گھُٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔“ اتنا کہنے کے بعد حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ عنہ ہِچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح

عبرت کے ”مَدَنی پھول“ لُٹانے لگے:اے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں ہمیں بہت تھوڑا عرصہ رہنا ہے،جو اِس دنیا میں صاحبِ اِقْتِدار ہے وہ (آخِرت میں)انتہائی ذلیل و خوار ہو گا،جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہو گا۔اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا۔دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے،کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللہ کا حج کرنے والے ؟کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کیا ؟ ان کی ہڈِّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اللہ پاک کی قسم!جو(بے عمل)دنیا میں آرام دِہ نرم نرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں،ان کی اَولاد گلیوں میں دَربَدر ہے کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کرکے پھر سے گھر بسالئے،ان کے رشتے داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کر لیا اور میراث آپَس میں بانٹ لی۔وَاللہ!ان میں بعض خوش نصیب بھی ہیں جو کہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قبر میں گرفتار ہیں۔

افسوس صَد ہزار افسوس،اے نادان!جو آج مرتے وَقت کبھی اپنے باپ کی،کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے،ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے،کسی کو کفن پہنا رہا ہے،کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔(یاد رکھ!کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے)کاش!مجھے علم ہوتا کہ کون سا گال(قَبْر میں)پہلے سڑے گا پھر حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اِس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(الروض الفائق،ص 107)

www.dawateislami.net

حضرت امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ”اِحیاءالعلوم“میں نقل فرماتے ہیں: بوقتِ وَفات حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہُ عنہ کی زبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری تھی:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ۝۸۳ (پ20،القصص:83)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبُّر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

(احیاءالعلوم،5/ 230)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے ــــ بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی ــــ عاقِل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیست سے ــــ غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فَنا ہر شے کو ہے ــــ سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا عِلمی تجھے سمجھا چکے ــــ مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

عِزَّت والے ذلیل کردیئے جاتے ہیں

حضرتِ جَریر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: کسی قوم میں معزَّزِین یعنی عزّت والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قُدرت رکھتے ہوں تو اللہ پاک اُن کو ذَلیل کردیتا ہے۔(تنبیہ المغترین،ص236)

کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا

حضرتِ اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شخص فعلِ بد(یعنی گناہ) کا مُرتکِب ہوا اور پھر (باوُجُودِ قدرت) وہ اُس گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا ہو گا۔(تنبیہ المغترین،ص236)

گُناہ سے نہ روکنا کب گُناہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں رِوایتوں پر بار بار غور کیجئے! گناہ کرنے والے کو باوُجُودِ قدرت گناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذِلّت اور قِیامت میں ''کان کٹے ہوئے بہرے'' کی صورت میں اٹھائے جانے کی وعید ہے، یہ مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جب کوئی گناہ کر رہا ہو اور دیکھنے والے کا ظنِّ غالِب ہو کہ میں منع کروں گا تو باز آ جائے گا تو اب منع کرنا واجِب ہو جائے گا اگر منع نہیں کرے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ آدمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقِع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ لاعِلمی کی وجہ سے یا بَسببِ غفلت ''گناہِ بے لذّت'' کر رہے ہوتے ہیں اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذِہن بنتا ہے کہ فُلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سُستی یا شرم و مُروّت کی وجہ سے منع کرنے سے باز رہتا اور یوں گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔ میرا اپنا تجرِبہ ہے کہ ناجائز انگوٹھی پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آ کر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا مگر جو بااثر شخصیّت ہو اُس کیلئے اِس طرح کے گناہوں سے منع کرنا مشکِل نہیں ہوتا اور گناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظنِّ غالب ہونے کی صورت میں تو منع کرنا واجِب ہو جائے گا۔

سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلِ سنّت، حُضُور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کے مُعاملات میں بہُت زیادہ مُتحرِّک (مُ۔تَ۔حَر۔رِک ACTIVE) تھے چُنانچِہ ''مفتیٔ اعظم کی اِستِقامت و کرامت'' صفحہ 146 پر رئیسُ القلم حضرتِ علّامہ ارشدُ القادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے نَقل ہے: ان (یعنی سرکارِ مفتیٔ اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دِہ وہ منظر

www.dawateislami.net

ہوتا تھا جب وہ کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی خِلاف وَرزی کرتے ہوئے پاتے تھے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کرتے وَقت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے درمیان کوئی اِمتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اونچے سے اونچے منصب کا افسر، اُن کی خدمت میں حاضِر ہوتے وَقت اگر اُس کی اُنگلی میں سونے کی انگوٹھی ہوتی تو وہ فوراً اُتروا دیتے اور نہایت شفقت اور مَحبّت کے ساتھ انہیں تلقین فرماتے کہ ازروئے شریعتِ مُحَمَّدی مَردوں کے لیے (کئی صورتوں میں) سونے کا استِعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کِشُور (یعنی دل کا مُلک) فتح کر لینے والے لہجے میں ارشاد فرماتے: کوئی گناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن سونے کی انگوٹھی کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک پہنے رہو مسلسل گناہ ہی گناہ ہے۔ (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی اَحکام "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 409 تا 412 پر مُلاحظہ فرمائیے)

مفتیٔ اعظم سے ہم کو پیار ہے　　اِن شاءَ الله اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب　✿✿✿　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

بندر اور خنزیر کی شکل والے

بے نَمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور چُغلیوں کے عادِیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں کی گندگیوں میں لَت پَت رہنے والوں کی صُحبتوں میں رہنے والوں اور باوُجُودِ قدرت اُنہیں گناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہیئے کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی جان ہے! میری اُمّت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں

کے ساتھ تعلقات رکھے اور قدرت رکھنے کے باوُجود انہیں گناہوں سے منع نہ کیا۔
(تفسیر درمنثور، 127/3)

بندر اور خنزیر جیسے چہرے

اِسی طرح چہرہ مَسخ ہونے یعنی بگڑ جانے سے متعلق ایک اور روایت پڑھئے اور کُڑھئے چُنانچہ حضرتِ اَبُواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس اُمّت میں سے بعض لوگ قیامت کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے کیونکہ وہ نافرمانوں سے میل جُول رکھتے ہیں اور اُن کو (گناہوں سے) روکتے نہیں حالانکہ وہ اُنہیں روکنے کی قُدرت رکھتے ہیں۔اِس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب نافرمانوں سے مُخالَطَت (یعنی میل جُول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خود غافِل نہ ہوں اور گناہوں میں مُلَوَّث بھی نہ ہوں تو خود اُن لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کے اَعضاء گناہ سے نہیں رُکتے! ہم اللہ پاک سے اُس کی مِہربانی طَلَب کرتے ہیں۔ (تنبیہ المغترین، ص237)

آج چہرے کے کیل مُہاسے تو پریشان کریں مگر۔۔۔۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان دونوں رِوایتوں کو پڑھ کر کیا آپ کو کوئی تشویش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چہرے پر کِیل مُہاسے نکل آئیں یا کوئی داغ دھبّا پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خوب دَھکّے کھائے یعنی آدمی اپنے چہرے کے رنگ رُوپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارِضی خامی بھی برداشت نہ کر پائے تو غور کیجئے کہ گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یہ ظنِّ غالِب آجانے کے باوُجود کہ سمجھاؤں گا تو مان جائے گا پھر بھی اُسے اُس گناہ سے نہ روکنے کے سبب اگر کل قیامت میں مَعاذَ اللہ شکل بگڑ کر بندر اور سُوَّر جیسی ہو گئی تو کیا بنے گا! یہ تو گناہ سے نہ روکنے والے ہم صحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خود گناہ کرتا ہے اُس کا اپنا تو نہ جانے کیا انجام ہو گا!

www.dawateislami.net

میری تاریک راہیں روشن ہو گئیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جَنَّتُ الْفِردوس پانے اور دوسروں کو بھی اِس راہ پر لگانے، عذابِ جہنّم سے اپنے آپ کو بچانے اور دوسروں کو بھی اِس کا خوف دلانے کیلئے نیکی کی دعوت کے دینی کام میں ہر دم لگے رہیئے۔ روزانہ جائزہ کے ذَرِیعے خود بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت دلایئے، خود بھی ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافِلے میں سفر کیجئے اور دوسروں کو بھی اِس کی دعوت دیجئے۔ آپ کی ترغیب و تَحرِیص کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں: حافِظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل گناہوں کے عَمِیق (یعنی گہرے) گڑھے میں دَھنستے چلے جارہے تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور فُحُش ناولیں پڑھنا ان کے معمولاتِ زندگی میں شامل تھا۔ ان کے سر پر آوارگی کا ایسا بھوت سُوار تھا کہ رات بھر گھر سے باہر بُرے دوستوں کی صحبت میں زندگی کے نادِر لمحات برباد کرتا رہتا، انہوں نے اپنی ان حرکتوں سے گھر والوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک (مُن۔ سَ۔ لِک) ان کے بڑے بھائی جان ہر چند ان کی اِصلاح کی سَعِی (یعنی کوشش) فرماتے مگر ان کی نصیحت آموز باتوں پر عمل کرنا درکنار وہ سرے سے ان کی باتیں سننے کو ہی تیّار نہ ہوتے۔ بھائی جان مستقل مزاجی کے ساتھ کوشش کرتے رہے۔ آخر کار ان کی کُڑھن رنگ لے ہی آئی۔ ایک روز بے ساختہ ان کی توجُّہ ان کے میٹھے بول کی جانب مَبذُول (یعنی مُتَوَجِّہ) ہونے لگی، خوفِ خدا میں ڈوبی ہوئی ان کی باتیں سُن کر جذباتِ تَأَثُّر سے وہ رونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور خوفِ خُدا ان کے دل میں گھر کر گیا۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے بھائی کے سامنے تمام گناہوں سے سچّی توبہ کی اور اسلامی زندگی گزارنے کا عہد کر لیا، اللہ پاک کی رَحمت سے بھائی

www.dawateislami.net

جان کی ہمراہی میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہونے لگی، اور اس کی بَرَکت سے ان کی زندگی کی تاریک راہیں روشن سے روشن تر ہوتی چلی گئیں۔ بھائی جان نے سنّتیں سیکھنے کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کا ذِہن دیا تو اُن کی اس خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تادمِ تحریر اَلحمدُ لِلّٰہ وہ یکمُشت چھبیس ماہ کے مَدَنی قافلے کے مسافر ہیں۔ یہ سب ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی یعنی ان کے پیارے پیارے بھائی جان کی مُستقل مزاجی سے کی جانے والی اِنفِرادی کوشِش کا نتیجہ ہے کہ دین سے عملاً کوسوں دُور رہنے والا گنہگار شخص اب اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش میں مصروفِ عمل ہے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی گا — قریب آ کے دیکھو ذرا دینی ماحول
نبی کی محبّت میں رونے کا انداز — چلے آؤ سکھلائے گا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص 604)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بالآخر بڑے بھائی کی کُڑھن بھری مُسلسل اِنفِرادی کوشِش رنگ لائی اور چھوٹا بھائی گناہوں کی دَلْدَل سے نکل کر 26 ماہ کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ گھر میں اور باہَر ہر جگہ دوسروں کو نیک بنانے کیلئے خوب خوب اِنفِرادی کوشِش کرتا اور ثواب کماتا رہے، اس دینی کام سے ہرگز نہ اُکتائے۔ انفِرادی کوشِش تو گویا سونے کی کان ہے جتنا کھودیں گے اُتنا سونا نکلتا رہے گا یعنی جتنی انفِرادی کوشِش زیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا تو بس ''ثواب کا سونا'' اِکٹھا کرتے جایئے، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اگر اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ

www.dawateislami.net

ہوں۔(مسلم، ص1311، حدیث:2406)اگر آپ کے ذَرِیعے کوئی ہدایت پا گیا اور دینی ماحول میں آ گیا تو اِس کا ثواب مزید بَر آں یعنی اِس کے علاوہ۔ کوئی مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا اس کا ثواب جُدا اور اگر کوئی نیک اعمال کا عامِل بن گیا پھر تو آپ کے وارے ہی نیارے ہو گئے! بس جتنوں کی اِصلاح کا سبب آپ بنیں گے اُتنا ہی آپ کیلئے ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ بس نیکی کی دعوت دیتے چلے جائیے، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے:اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(ترمذی،4/305،حدیث:2679)

جنّتی ہے وہ جس نے سنّت کے خود کو سانچے میں ڈھال رکھا ہے

(وسائل بخشش، ص357)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یا ربِّ مصطفٰے! جَلَّ جَلَالُہٗ بطُفیلِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں خود نیکیاں کرتے ہوئے،دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا اور گناہوں سے بچتے ہوئے دوسروں کو گناہوں سے بچانے والا بنا، یا اللہ ہمیں جنّتُ الْفِردوس میں بے حساب داخِلہ عطا فرما اور وہاں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یا ربّ ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیا یا ربّ
بلا حِساب ہو جنّت میں داخِلہ یا ربّ پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یا ربّ
نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خدا یا ربّ

(وسائل بخشش، ص98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

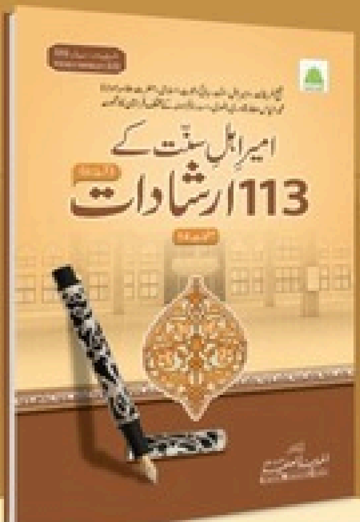

978-969-722-572-9
01013417

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net